جناب مولانا مولوی ابوالاسد صاحب قادری بریلوی

اور

جناب مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب شیر امرتسری

کا

مسئلہ علم غیب

پر

ایک عجیب مکالمہ

جسکو

پبلشر مولوی احمد جان کٹڑہ بھاں سنگھ کوچہ دبگراں امرتسر نے

عام مسلمانوں کے فائدہ کیلئے چھپوایا

آفتاب برقی پریس امرتسر میں شیخ غلام حیدر پرنٹر کے چھپا۔

مسئلہ علمِ غیب پر

اخبار اہلحدیث کا ناجائز حملہ

سکرٹری انجمن اہلحدیث امرتسر کی جانب سے ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جسکا عنوان (علم غیب اور مولوی ہے) اول سے آخر مضمون پڑھنے کے بعد ناظرین کرام نے جو فیصلہ فرمایا ہوگا۔ وہ یہی ہوگا۔ کہ خدا بے علم کے ہاتھ میں دین کی باگ نہ دے ورنہ حدیث پاک فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا کے صحیح مصداق وہی لوگ ہونگے۔ ہم کو نہائت افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ امرتسر میں ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو علم غیب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر ہیں۔ اگرچہ ہم کو اسکا یقین ہے کہ ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ یہاں کے اکثر اہل علم بفضل الحمد للہ حضور کے اس کمال باہر وظاہر (علم غیب) کے معترف ہیں۔ اور ہونا ہی چاہیئے۔ کہ حضور کیلئے یہ علم غیب ۱۶-۱۷ قرآن کی آیات سے ثابت اور بیشمار احادیث نبویہ اسپر شاہد اور صحابہ کے زمانہ سے ابتک کے تمام علمائے اہلسنت وجماعت کے ارشادات اس پر دال خدا جانے یہ ایک نیا فرقہ کہاں سے پیدا ہو گیا۔ جس نے حضور کے اس معجزہ کا انکار کرکے اپنے ایمان کو خراب کیا۔ اور قرآن کریم واحادیث وارشادات علماء کا خلاف اختیار کیا مولیٰ تعالیٰ ہدائت عطا فرمائے۔ آمین

اس مسئلہ علم غیب کے متعلق اگر مفصل ومبسوط ومدلل بحث دیکھنا ہو تو رسالہ تبلیغ الاحناف شروع سے ملاحظہ فرمائیے۔ اور کسی کو اگر جواب لکھنے کی ہمت ہو تو تمام ان دلائل کا بالتفصیل رد کرے جو تبلیغ الاحناف میں ذکر کیے گئے ہیں۔ اور دیانت وامانت کو مدنظر رکھتے ہوئے جواب تحریر فرمائیں۔ میں اس وقت جو کچھ ناظرین کے روبرو پیش کر رہا ہوں وہ صرف اس اشتہار کے ہی متعلق ہوگا۔ چونکہ اس اشتہار کا مضمون اخبار اہلحدیث سے نقل کیا گیا ہے۔ اور اخبار اہلحدیث کے ایڈیٹر جناب مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب ہیں۔ لہذا اس اشتہار کا مضمون انکی طرف منسوب کرونگا۔

اسد الفنجاب۔ یہ لوگ کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب چیزوں کا علم تھا۔ یہاں تک کہ آج کل سارے ملک میں جتنے آم ہیں جتنے خربوزے، جتنے آڑو۔ جتنے فالسے وغیرہ پیدا ہوئے ہیں۔ ان سب کا اور اسیطرح گذشتہ سال اور آئندہ سال کے پھلوں کا معہ ان کی گٹھلیوں اور بیجوں وغیرہ کے آنحضرت کو علم تھا۔ اور ہے اور جتنے انسان ہوئے یا ہونگے

ان کا معہ ان کے بالوں رگ وریشہ وغیرہ سب کا علم تھا۔ اسی طرح سب چیزوں کا علم تھا۔ اور یہ ہے علم غیب کی تشریح۔

ابوالاسد۔ کیا جناب کو انکار ہے کہ ان چیزوں کا علم حضور کو نہیں عطا فرمایا گیا اگر جناب قرآن کی آئتیں اور تفاسیر کی عبارتیں ہی ملاحظہ فرماتے تو شائد ایسا کبھی نہ لکھتے۔ مگر ممکن ہے کہ آپکے پاس یہ کتابیں نہوں۔ تو میں آپ کو مطلع کر دوں۔ انصاف فرماتے ہوئے شکریہ ادا فرمائیگا یہ تو آپکے اور ہمارے یہاں اتفاقی مسئلہ ہے۔ کہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلّم اعلم المخلوقات ہیں۔ بلکہ اعلم الانبیاء ہیں (اگرچہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ معاذاللہ حضور کا علم زید وعمر بچے پاگل جانور چوپاؤں کی برابر ہے۔ حفظ الایمان مولوی اشرف علی صاحب تھانوی اور حضور کا علم معاذاللہ شیطان کے علم سے وسیع نہیں۔ براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد انبہٹوی)

میں حضرت آدم علیہ السلام کے علم وسیع کا ایک نقشہ کھینچوں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو کیسا علم عطا فرمایا تھا۔

قال اللہ تعالیٰ وعلّم آدم الاسماء کلّھا۔ مولیٰ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کے ناموں کی تعلیم فرمائی۔

(۱) تفسیر مدارک میں ہے ومعنی تعلیمہ اسماء المسمیات ان اللہ تعالےٰ اراہ الاجناس التی خلقھا وعلمہ ان ھذا اسمہ فرس وھذا اسمہ بعیر وھذا اسمہ کذا وھذا اسمہ کذا وعن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما علمہ اسم کل شئی حتی القصعۃ والمغرفۃ اسماء سکھانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام اجناس کو جن کو پیدا فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کو دکھایا۔ اور ان کو بتایا کہ اس کا نام گھوڑا ہے۔ اسکا نام اونٹ ہے اسکا نام فلاں ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ اسوقت سے قیامت تک جتنی چیزیں ہیں ہر چیز کا نام تعلیم کیا یہاں تک کہ پیالہ اور ڈوئی جس سے ترکاری نکالتے ہیں۔ اسکا نام بھی بتا دیا۔

(۲) تفسیر خازن میں بھی یہی مضمون ہے اور اس سے زائد یہ ہے۔ وقیل علّم آدم اسماء الملائکۃ وقیل اسماء ذریتہ وقیل علمہ اللغات کلھا کہا گیا۔ کہ تمام فرشتوں کے نام سکھائے۔ .... اور کہا گیا۔ تمام اولاد کے نام سکھائے اور کہا گیا تمام زبانیں سکھائیں۔

(۳) تفسیر کبیر میں ہے۔ من الناس من قال قوله وعلم آدم الاسماء کلها ای علمه صفات الاشیاء ونعوتها وخواصها۔ بعض علماء نے فرمایا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام چیزوں کی (جو قیامت تک پیدا ہونے والی تھیں) صفتیں اور ان کے خواص تعلیم فرمائے۔ آگے فرماتے ہیں (القول الثانی) وھو المشھور ان المراد اسماء کل من خلق من اجناس المحدثات من جمیع اللغات المختلفة التی یتکلم بھا ولد آدم الیوم من العربیة والفارسیة والرومیة وغیرھا۔ قول مشہور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو تمام مخلوقات کے نام تمام لغتوں میں فارسی عربی رومی بنگالی میں کابلی میں ہر زبان میں تعلیم فرمائی۔

(۴) تفسیر ابوسعود میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور زائد اسقدر اور ہے وقیل اسماء ماکان ومایکون وقیل معنی قوله تعالیٰ وعلم آدم الاسماء خلقه من اجزاء مختلفة وقوی متباینة مستعدا لادراک انواع المدرکات من المعقولات والمحسوسات والمتخیلات والموھومات والھمه معرفة ذوات الاشیاء واسمائھا وخواصھا ومعارفھا واصول العلم وقوانین الصناعات وتفاصیل آلاتھا وکیفیات استعمالاتھا۔

کہا گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمام ماکان ومایکون کے نام تعلیم فرمائے اور کہا گیا۔ کہ معنی اس کے یہ ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اجزاء مختلفہ اور قوی متباینہ سے پیدا فرمایا۔ اور معقولات ومحسوسات ومتخیلات وموہومات کے تمام مدرکات کے ادراک کی استعداد عطا فرمائی۔ اور تمام چیزیں اور ان کے نام اور ان کے خاص اور اصول علم اور صنعتیں اور ان کے تمام آلات اور استعمال کے طریقے اللہ تعالیٰ نے سکھائے۔

(۵) تفسیر روح البیان میں بھی ایسا ہی ہے۔ اور اس سے زائد یہ ہے۔ وعلمه احوالھا ومایتعلق بھا من المنافع الدینیة والدنیویة وعلم اسماء الملئکة واسماء ذریته کلھم واسماء الحیوانات والجمادات وصنعة کل شئی واسماء المدن والقری واسماء الطیر والشجر ومایکون وکل نسمة یخلقھا الی یوم القیمة واسماء المطعومات والمشروبات وکل نعیم فی الجنة واسماء کل شئی حتی القصعة والقصیحة وحتی الجنة والمحلب۔

تمام چیزوں کے احوال اور ان کے منافع دینی و دنیوی کی تعلیم فرمائی۔ فرشتوں کے نام سکھائے۔ تمام اولاد کے نام بتائے اور تمام حیوانوں کے اور تمام جمادات کے اور ہر چیز کی صنعت اور شہروں کے اور دیہاتوں کے

اور جانوروں کے اور درختوں کے اور جو کچھ قیامت تک چیزیں ہونگی۔ اور ہر جان جسکو قیامت تک پیدا فرمائیگا اور کھانے کی چیزوں کی اور پینے کی چیزوں کی اور جنت کی ہر نعمت کے اور ہر چیز کے یہاں تک کہ پیالا اور پیالی اور ڈھال اور مطلب سب چیزوں کے نام تعلیم فرمائے۔

(۶) ابریز شریف میں ہے۔ عبارت چونکہ طویل ہے۔ اس لئے ترجمہ کرتا ہوں۔ اصل عبارت جسکو دیکھنا ہو ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ تمام اسماء سے مراد ہے ہر مخلوق کے نام جو عرش سے فرش تک ہیں تو ہیں جنت ودوزخ ساتوں آسمان اور جو کچھ اس میں ہے اور جو کچھ زمین وآسمان کے درمیان میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جنگل بیابان دریا درخت سب کے نام تعلیم فرمائے۔ اور ان تمام چیزوں کی اصل اور فائدہ اور کیفیت ترتیب اور وضع شکل یہ سب حضرت آدم علیہ السلام اور انکی اولاد میں انبیاء کرام اولیاء عظام کے علوم میں بالفعل پر چھ تفسیروں کی عباتیں تحریر میں آئیں جن سے ثابت کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو ابتداء خلق سے قیامت تک کی تمام چیزیں صنعتیں اور اس کے آلے انسان حیوان غرضیکہ ہر کھانے پینے کی چیزیں خواہ آم ہو یا خربوزہ اڑد وغیرہ ہر چیز کے نام حقیقت خواص افعال اصل و بنیاد ہر لغت میں تعلیم فرمائے۔ پھر صاحب ابریز کے قول سے معلوم ہوا کہ اور تمام انبیاء کو بھی عطا فرمائے۔ اور اولیاء کو بھی اب جناب فرمائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے متعلق ان تفسیروں کو دیکھتے ہوئے کیا فیصلہ فرمائینگے۔ اگر آپ کے پاس ایمان ہے تو ضرور تسلیم کریں گے ورنہ نہیں

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ فتوحات مکیہ باب دہم میں۔ فرماتے ہیں اول نائب کان لہ صلی اللہ علیہ وسلم وخلیفۃ ادم علیہ السلام۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے نائب وخلیفہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔

جب خلیفہ کے یہ علوم ہیں۔ تو حضور کے علم پاک کی کیا حد ہو سکتی ہے۔ علامہ خفاجی رحمۃ اللہ نسیم الریاض میں فرماتے ہیں۔ انہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیہ الخلائق من لدن ادم علیہ السلام الی قیام الساعۃ فعرفھم کلھم کما علم ادم الاسماء حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام مخلوق انسان وحیوان وجنات شجر وحجر برگ وثمر حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے قیامت تک کی سب چیزیں پیش کی گئیں سب کو حضور نے جان پہچان لیا۔ جسطرح آدم علیہ السلام نے تمام چیزوں کے نام جان لئے۔

مولانا عبید اللہ صاحب اپنے رسالہ تنبیہ القول فی فصل الخطاب میں اور وہ علامہ قیصری شارح فصوص الحکم سے نقل کرتے ہیں۔ ولا یعزب عن علمہ صلی اللہ علیہ وسلم مثقال ذرۃ فی الارض

ولا فی السماء من حیث هم ثبتہ حضور کے علم سے بحیثیت مرتبہ کوئی ذرہ آسمان و زمین کا پوشیدہ نہیں۔ فرمائیے جناب اب تو جناب کو کوئی شک نہیں رہا ہوگا۔ کہ حضور کو مولیٰ تعالیٰ نے ہر چیز کا علم عطا فرمایا۔ زیادہ دلائل دیکھنا ہوں تو تبلیغ الاحناف ملاحظہ فرمائیں۔

اسد۔ ان کے رد میں قرآن مجید کا ارشاد سنیئے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ترجمہ کے بعد ہے۔ اس مضمون کی بہت سی آئتیں ہیں۔ مگر مومن کیلئے جیسی سو آئیت ویسی ایک۔

ابو الاسد۔ ثبوت علم غیب میں قرآن مجید کا ارشاد سنئیے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اللہ تعالی غیب کا جاننے والا ہے اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرماتا۔ مگر جس رسول کو چاہے تفسیر خازن میں ہے کہ جس کو اپنی رسالت و نبوت کے لئے مصطفیٰ بنالے۔ پس اسکو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ تاکہ یہ علم غیب انکی نبوت کی دلیل ہو اس مضمون کی بہت سی آئیتیں ہیں۔ مگر مومن کے لئے جیسی سو آئت ویسی ایک (تفصیل مطلوب ہو تو تبلیغ الاحناف دیکھو) جناب کا آیہ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ کو نفی علم غیب میں پیش کرنا کتب تفسیر ودین سے ناواقفیت کی دلیل ہے۔ آئت تو جناب نے پیش کی مگر کچھ سمجھے بھی سچ ہے۔ رب تالی القرآن والقرآن یلعنہ سنئے اس آئت کے متعلق علماء کیا فرماتے ہیں۔

وجہ اول۔ تفسیر نیشاپوری میں ہے ولا اعلم الغیب ای لا اقول لکم ھذا مع انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخبرھم عما مضی وعما سیکون باعلام الحق سبحانہ یعنی آئت کے یہ ہیں۔ کہ میں تم سے یہ نہیں کہتا۔ باوجودیکہ حضور ماکان ویکون کی باعلام الہی خبردیتے تھے جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ کہ میرے حلق میں ایک قطرہ ڈالا گیا۔ جس سے میں نے ماکان ومایکون کو جان لیا

وجہ دوم۔ حضور نے یہ تواضعاً فرمایا۔ نہ حقیقۃً جیسا کہ آپ جیسے مفسر نے سمجھا۔ خازن میں ہے انما نفی عن نفسہ الشریفۃ ھذہ الاشیاء تواضعا للہ تعالی واعترافا بالعبودیۃ

وجہ سوم۔ اس آئت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور کو علم عطا نہیں کیا گیا۔ تحفۃ المریدین میں ہے وما خالف ذالک نحو لا اعلم الغیب محمول علی انہ کان قبل ان یکشف لہ عن ذالک اور جو علم غیب کے خلاف ہے جیسے لا اعلم الغیب اس کے معنی یہ ہیں۔ کہ قبل عطائے علم غیب نہیں جانتا۔ اسمیں عطا کا انکار نہیں۔ جیسے آپ سادہ لوح نے مفہوم فرمایا۔ اس آئت کی زیادہ

تشریح منظور ہو تو "مظہر حق" غوث نمبر کا انتظار کرو۔

مولوی صاحب کیا قسم کمالی ہے کہ دینیات میں بھی ہمیشہ دیانت سے کام نہ لیں گے۔ اور امانت و تقوی کو ہاتھ نہ لگائیں گے۔ اب کیا کتابوں کے دیکھنے کی طاقت نہ رہی۔ جو ملاحظہ فرمائیں۔ اگر ایسا ہے۔ تو منصب تحریر سے استعفا دیدیجئے۔ اور شیخ فانی کے حکم میں داخل ہو کر کنارہ کش ہو جائیے۔

اسد ۔ حدیث شریف میں ہے (اس حدیث کا ترجمہ کرنے کے بعد آپ حوالہ دیتے ہیں مشکوٰۃ باب استحباب العمر للطاعۃ)

ابوالاسد ۔ میں نے اس حدیث کو آپ کے معین باب میں دیکھا۔ مگر نہ پایا۔ سخت تعجب ہوا۔ کہ مولوی صاحب کی قوت حافظہ بہت تیز ہے۔ کہ کسی چیز کو جلد نہیں چھوڑتی۔ پھر یہ کیا ہے دوبارہ معائنہ کیا۔ پھر نہ ملی۔ تو تعجب رفع ہوگیا۔ کہ یہ امر ممکن ہے۔ کہ آپ کی قوت نے بسبب ضعف و پیری جانے سے نہ روکا۔ سہ بارہ مطالعہ کیا۔ تو یہ حدیث باب الامل والحرص میں جو اس باب سے مقدم ہے پایا اب مجھکو یہ حیرت ہوئی۔ کہ جناب نے اس باب کو چھوڑ کر دوسرا باب کیوں اختیار فرمایا۔ بہت غور کرنیکے بعد اسکی بھی وجہ معلوم ہوگئی جب آپ دریافت فرمادینگے بتادونگا۔ مگر جناب نے اس حدیث سے نفی علم غیب کیونکر سمجھی۔ گرہمیں مکتب وہمیں ملا۔

اول تو جناب نے حدیث کا ترجمہ غلط کیا۔ مضارع کا صیغہ اور ترجمہ ماضی کا جس سے مطلب حدیث کا فوت ہوگیا۔ دوسرے اس حدیث کا باب الامل والحرص میں ہونا صاف اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ حضور نے متنبہ فرمایا۔ کہ زندگی کی امید نہ رکھنی چاہیئے۔ کب اجل فرمائے۔ اور بندہ چلا جائے۔ گویا حضور حضرت عبد اللہ بن عباس کو دار الاسباب سے روگردان فرما کر امل و حرص سے بے توجہی دلا کر ایک مقام اعلی کی تعلیم فرما رہے ہیں۔ تیسرے یہ حدیث احاد سے ہے اور حضور کا علم غیب نصوص قطعیہ سے ثابت ہے۔ احاد نصوص کے مقابل مضمحل دوسری اس کی تاریخ مجہول کہ کب حضور نے فرمایا۔ ممکن کہ اسوقت کہا ہو جب تک حضور کو علم غیب عطا نہ فرمایا ہو۔

بعد میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو آپ کی مدت حیات تعلیم فرمائی۔ اسیواسطے درمختار میں ہے۔ فرض الحج سنۃ تسع وانما اخرہ علیہ الصلوۃ والسلام لعشر لعذر مع علمہ ببقاء حیاتہ لیکمل التبلیغ حج نویں برس فرض ہوا۔ اور حضور نے دسویں تک موخر فرمایا۔ کسی عذر کی وجہ سے اور حضور اپنی بقاء حیات کا علم رکھتے تھے۔ حضرت ابودردا سے روایت ہے۔ حضور نے فرمایا۔ ان اللہ

عز وجل فرغ الی کل عبد من خمس من اجله وعمله ومضجعه واثرہ ورزقہ رواہ
احمد۔ اللہ تعالی ہر شخص کی عمر عمل خواب گاہ اثر رزق سب لوح محفوظ میں لکھ چکا ہے۔ اور لوح محفوظ
کے مکتوبات کے عالم حضور ہیں۔ جیسا تبلیغ الاحناف ع۱ میں مفصل موجود ہے۔ اور یہ علوم اولیا
کو عطا ہوئے ہیں۔ پھر سرکار کا کیا کہنا۔ یہ ہی حدیث کی فہم جو اللہ تعالی نے اہلسنت وجماعت کو عطا
فرمائی۔ آپ کا دعوی اہلحدیث ہونیکا محض لفظی ہے۔ فہم حدیث کا سبق لیجئے۔

اسلا۔ شرح فقہ اکبر میں ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں (اس کے بعد وہ عبارت لکھی۔ جو آپکے
نزدیک نفی علم غیب کرتی ہے)

(۱) **ابوالاسد** ملا علی قاری حنفی مرقاۃ شرح مشکوۃ۔ حضرت شیخ عبد اللہ شیرازی سے
ناقل نعتقد ان العبد ینقل فی الاحوال حتی یصیر الی نعت الروحانیۃ فیعلم
الغیب ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پا کر صفت روحانی تک پہونچتا ہے۔ اسوقت اُسے
علم غیب حاصل ہوتا ہے۔

(۲) اسی میں ہے یطلع العبد علی حقائق الاشیاء ویتجلی لہ الغیب وغیب الغیب ایمان
ایمان کی قوت بڑھنے سے بندہ حقائق پر مطلع ہوتا ہے اور اس پر غیب اور غیب الغیب روشن
ہو جاتا ہے۔

تیسری جگہ مرقاہ میں فرماتے ہیں کہ غیب کے کچھ مبادی ہیں اور کچھ لواحق مبادی پر اطلاع کسی
کو نہیں۔ لیکن لواحق وہ ہیں۔ جن کو اللہ تعالی اپنے بعض احباب پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ غیب اضافی ہو جاتا
ہے۔ اور یہ اس لئے کہ روح قدسی جب منور ہو جاتی ہے۔ نورانیت بڑھ جاتی ہے۔ لکھتے لکھتے فرماتے
ہیں حتی یقوی النور وینبسط فی فضاء قلبہ فتنعکس النقوش المرتسمۃ فی اللوح المحفوظ و
یطلع علی المغیبات ویتصرف فی العالم السفلی بل یتجلی حینئذ الفیاض الاقدس
بمعرفتہ التی ہی اشرف العطایا۔

جب یہ نور قوی ہو جاتا ہے اور فضائے قلب میں منبسط ہو جاتا ہے۔ تو وہ نقوش جو لوح محفوظ
میں مرتسم ہیں۔ اس قلب پر منعکس ہو جاتے ہیں۔ اور وہ غیوب پر مطلع ہو جاتا ہے۔ عالم سفلی
میں تصرف کرتا ہے۔ بلکہ فیاض اقدس بھی متجلی ہو جاتا ہے۔

آپنے ملا علی قاری حنفی کا ایک قول تحریر فرمایا۔ اور ہم نے آپ کی تسلی کیلئے تین پیش کئے۔ کہئے اور قلب کی شہادت سے فرمائیے کہ آپ کی تحریر کا ترکی بہ ترکی جواب ہو گیا۔ گو نہیں دل تو آپ کا ضرور گواہی دیگا۔ اگرچہ زبان سے بھرم رکھنے کیلئے اقرار نکریں۔

اگر آپ معترض ہوں۔ کہ ملا علی قاری کہیں اقرار کرتے ہیں۔ کہیں انکار کرتے ہیں۔ کبھی کچھ لکھتے ہیں کبھی کچھ تو آپ کا یہ اعتراض سود فہمی پر مبنی ہوگا۔ کیونکہ آپ نے تو اس قول کو نفی علم غیب سمجھی۔ حالانکہ اس قول سے اثبات علم غیب ہے چونکہ آپ کی آنکھوں پر تعصب و انکار کی پٹی بندھی ہے۔ اس لئے نظر نہ آیا۔ دیکھو وہ لکھتے ہیں۔ واعلم ان الانبیاء لم یعلموا المغیبات من الاشیاء الاما علمھم اللہ تعالیٰ احیانا انبیاء کرام غیب نہیں جانتے۔ مگر اسیقدر غیب کا علم ہے جسقدر تعلیم فرمایا۔ دیکھئے اسی قول سے اثبات علم غیب ہوا یا نہیں۔ اور آپ کو نظر نہ آیا۔ حنفیہ کرام نے جو کفر کا فتویٰ دیا۔ وہ اس شخص کے لئے جو بالذات اور بلا استقلال حضور کے علم غیب کا قائل ہے اور یہ بالذات قائل ہونا یقیناً کفر ہے۔ اور ہم بالذات کے قائل نہیں بلکہ بالعطا کے قائل ہیں۔

فقہ حنفی کی معتبر کتاب فتاویٰ شامی ہے۔ قالت وحاصلہ ان دعوی علم الغیب معارضۃ لنص القرآن فیکفر بھا الا اذا اسند ذلک صریحا او دلالۃ الی سبب من اللہ تعالیٰ کوحی والھام۔ حاصل یہ ہے۔ کہ دعویٰ علم غیب معارض ہے۔ نص قرآنی کے پس کفر ہے۔ مگر اس صورت میں کفر نہیں ہوگا۔ جب علم غیب کو وحی اور الہام کے ساتھ منسوب کرے۔ آگے فرماتے ہیں ولولم یعتقد بقضاء اللہ تعالیٰ او ادعی علم الغیب بنفسہ یکفر اگر کسی چیز کو قضاء الٰہی متعلق نہ سمجھے۔ یا علم غیب کا بالذات بلا وحی والہام کے دعویٰ کرے تو کفر ہے۔ فقہ کی اس عبارت سے ملا علی قاری کا وہ قول بھی درست ہو گیا۔ لیکن آپ کو اس سے کوئی فائدہ نہ پہونچا۔ جناب من فقہ وکلام وحدیث کا سمجھنا بفضلہ ہمارا کام ہے۔ دیکھئے کیسے دو جملوں میں تضاد رفع ہو گیا۔ آپ تو اس کے سمجھنے میں غالباً پریشان ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ اصول کی باتیں خدمت دین سے حاصل ہوتی ہیں۔ اور انہیں بزرگان دین کے فیوض ہیں جن کے ہم متبع ہیں اور آپنے تو نہ ماننے کی ٹھیرالی ہے۔ اب چند جملے اور عرض کرتا ہوں۔ اور وہ صرف آپ سے اس لئے کہ علمی مضامین ہیں۔ میں نے سنا ہے۔ کہ آپ کو سمجھنے میں نہ لکھنے میں بڑا تبحر حاصل ہے۔ سنئے اور شکریہ کا ہدیہ دیجئے۔

الحمد للہ کہ کوئی سنی اس امر کا قائل نہیں۔ کہ حضور کو بالذات علم غیب ہے۔ پھر فقہائے حنفیہ کا

مدعی علم غیب پر حکم تکفیر کوئی وجہ رکھتا ہے۔ جس کو اب تک نہ آپ سمجھے نہ آپ کے اخیانی دیوبندی بات یہ ہے کہ فلاسفہ حمقا نبوت کو کسبی سمجھتے ہیں۔ کہ جو ریاضت و مشقت و مجاہدات کرے جس میں استعداد ذاتی ہے وہ نبی ہے۔ اور اہلسنت و جماعت نبوت کو وہبی جانتے ہیں۔ کہ پروردگار اپنے بندوں میں سے جسکو چاہے عطا فرمائے۔ کیونکہ وہ قادر و مختار ہے اور یہ ایک مشہور بحث ہے جسکی تفصیل کتب کلام میں ہے۔ فلاسفہ نے اپنے اس عقیدہ فاسدہ کی بنا پر نبی کی تعریف کی مطالع الانظار شرح لطوالع الانوار للبیضاوی میں ہے۔ ذھب الحکماء الی ان النبی من کان مختصا بخواص ثلث الاولی ان یکون مطلقاً علی الغیب لصفاء جوھر نفسہ وشدۃ اتصالہ بالمبادی العالیہ من غیر سابقۃ کسب وتعلیم وتعلم نبی وہ ہے جو تین خاصوں کے ساتھ مختص ہو۔ پہلا یہ کہ وہ اپنی جوہر نفس کی صفائی سے مبادی عالیہ سے شدت اتصال کی وجہ سے بلا کسب اور بلا سیکھے سکھائے غیب پر مطلع ہو۔ غور کیجیے۔ کہ حکماء کے نزدیک نبی وہ ہے۔ جو بذات خود بلا تعلیم الہی یعنی بلا وحی و الہام غیب کا علم رکھے۔ اور یہ عقیدہ کہ کوئی بالذات بلا واسطہ وحی و الہام غیب جانتا ہے۔ علمائے اہل اسلام کے نزدیک کفر ہے اسی واسطے تمام فقہا جو مدعی علم غیب کی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ فلاسفہ کی تکفیر کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یہی عقیدہ ہے۔ نہ اہلسنت و جماعت کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ وہ انبیا کیلیے جو علم مانتے ہیں۔ وہ بواسطہ وحی و الہام مانتے ہیں۔ جیسا کہ فتاوی شامی کی عبارت سے واضح ہو چکا۔ کہ جو بنفسہ دعوی علم غیب کرے وہ کافر ہے تو فقہائے حنفیہ تو فلاسفہ کی تکفیر کریں۔ اور آپ ان کے قول کی نقل کرکے اہلسنت حنفیوں کو کافر کہیں ہوش کیجیے۔ عقل کے ناخن لیجئے۔ خواب سے بیدار ہوجیے واغتنم ھذا فانک لاتجدہ من غیری انشاء اللہ تعالی وھذا اخر قولی فی ھذا الباب ؎

اچھا اس ملاقات میں مسئلہ علم غیب ہی پر اکتفا کرتے ہیں۔ دوسرے ٹریکٹ میں انشاء اللہ تعالی آپکے پیش کردہ رسمی مولود کو دیکھے بھالیں گے اور اس میں بھی وہ مضامین داخل کریں گے جس سے آپکے اسمی مولود کی حقیقت واضح ہوجائے وبس وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ وصحابہ اجمعین وبارک وسلم۔

اعلان

آئندہ ٹریکٹ میں شیعہ کے اشتہار کا مفصل جواب دینگے۔ اور جو مسئلہ ہم سے خود آکر پوچھا تھا۔ اسکی حقیقت اور سائل کی ڈگری ہر جہالتوں پر ایک روشنی ڈالیں گے۔ انتظار فرمائیے۔ ابو الاسد القادری البریلوی عفی عنہ

قابل توجہ گذارش

انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر دینی خدمات کو جس سرگرمی سے انجام دے رہی ہے۔ وہ آپ پر بخوبی ظاہر اور اس تھوڑی سی مدت میں جو رونق اس نے حاصل کی وہ دیگر انجمنوں کیلئے قابل رشک ہے۔ صبح و شام نہایت دھوم دھام سے درس قرآن و حدیث ہوتا ہے جسمیں حضرت مولانا ابو الاسد محمد عبد الحفیظ صاحب مدظلہ العالی معانی قرآن و حدیث اس وضاحت سے سمجھاتے ہیں۔ کہ ہر شخص نہائت آسانی سے سمجھ لیتا ہے۔ جس سے درس کی رونق بڑھتی جاتی ہے۔ اور یہ ہی مقصود اہم اس انجمن کا کہ لوگ اپنے سلف صالحین کے عقائد و اعمال سے واقف ہو کر اسی کے متبع ہوں۔ الحمد للہ کہ ایک ایسی جماعت جو مذبذب تھی اور عقائد اہلسنت و جماعت سے ناواقف تھی۔ اور خوف تھا۔ کہ یہ کہیں دوسروں کے شکار نہ ہوجائیں وہ اس درس کی برکت سے محفوظ ہوگئے۔ آخر یہ کیوں؟ آپ کی کوشش آپکا شوق۔ آپ کی مالی اعانت سے انجمن کو اب اسطرف بھی توجہ کرنی لازم ہوئی۔ کہ تعلیم طلبہ کا بھی سلسلہ شروع کیا جائے۔ مگر یہ کام بہت مشکل ہے اور عمل میں لانا ضروری ہے۔ اور بغیر آپ حضرات کی کافی توجہ کے یہ مقصد سر نہ ہو گا۔ ضرورت ہے کہ جلد اور محبت سے دین اسلام کی حمائت کی غرض سے چندہ ماہوار مقرر فرماکے انجمن کی ممبری قبول فرمائیے۔ اور علاوہ چندہ ماہوار یکمشت رقم بھی عطا فرمائیے۔ تاکہ انجمن اپنے تمام مقاصد میں کامیاب ہو کر آپ کی دینی خدمات کا بہتر نمونہ ثابت ہو اور ہم جلد سے جلد ایک مدرسہ عربی کا اور انتظام کریں۔ تاکہ طلبہ کی دینی تعلیم شروع ہو۔ اور اس سلسلہ میں جو حضرات مال زکوٰۃ سے رقم عطا کرنا چاہیں۔ وہ بھی دے سکتے ہیں۔ کہ وہ طلبہ کی ضروریات میں صرف ہوجائیگی۔ المحمدین ہمارا شائع کر

چونکہ لوگ مصرف زکوٰۃ سے ناواقف ہیں اور اسوجہ سے ایسی جگہ خرچ کردیتے ہیں جس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوتی اسلئے فقہ حنفی کے مطابق چند مسئلے لکھ دئیے جاتے ہیں مسئلہ زکوٰۃ ادا کرنے میں یہ ضرور ہے کہ جسے زکوٰۃ دیں مالک بنادیں اباحت کافی نہیں۔ لہذا مال زکوٰۃ مسجد میں صرف کرنا یا اس سے میت کو کفن دینا یا میت کا قرض ادا کرنا یا پل، سرا، سڑک وغیرہ بنوادینا یا کتابیں وغیرہ خرید کر وقف کردینا کافی نہیں۔ مسئلہ بہت سے لوگ مال زکوٰۃ اسلامی مدارس انجمنوں میں دیتے ہیں۔ انکو چاہئے کہ مہتمم کو اطلاع دیں کہ یہ مال زکوٰۃ ہے تاکہ وہ جدا رکھا جائے۔ اور غریب طلباء پر خرچ کیا جائے کسی مدرس وغیرہ کی اجرت میں نہ دیا جائے۔ اگر مال زکوٰۃ دینے والے اس تفصیل سے مطلع نہ کریں گے۔ تو انکی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی دوبارہ پھر دینا ان کے ذمہ واجب ہے۔ مسئلہ زکوٰۃ کے خرچ کیلئے دوسرے کو وکیل بنا سکتا ہے کہ وہ اس کے مصرف میں خرچ کرے۔ انجمن تبلیغ الاحناف میں چندہ دینے والے حضرات کو چاہئے۔ کہ جب چندہ دیں تو مال زکوٰۃ سے نہ دیں۔ اور اگر مال زکوٰۃ سے دیں تو بتادیں کہ یہ زکوٰۃ ہے ورنہ ہمارا کوئی حرج نہیں۔ انکی زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

(ابو الاسد القادری البریلوی عفی عنہ)

عرضی گزار انجمن تبلیغ الاحناف امرتسر

اگر آپ مذہب اہلسنت وجماعت سے واقف ہونا چاہتے ہیں

تو

رسالہ مظہر حق ضرور مطالعہ میں رکھیئے

اس سے پہلے دو رسالے بنام تبلیغ الاحناف شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں مسئلہ علم غیب پر کافی روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور چھ صحابہ کرام اچھ محدثین عظام اور سینکڑوں علمائے ذوی الاحترام کے ارشادات واقوال سے ثابت کیا گیا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ذات وصفات کے بے شمار اسرار ومعارف کا علم عطا فرمایا۔ ماکان وما یکون کا عالم بنایا پیدائش کے روز اول سے قیامت تک کے ہر ہر جزئی پر مطلع فرمایا۔ بلکہ قیامت کے آگے کا بھی علم عطا فرمایا۔ قابل دید ہے قیمت صرف ار

تبلیغ الاحناف نمبر ۲ میں حضرت مولانا ابوالاسعد مدظلہٗ نے ولادت باسعادت سے پہلے اور بعد کے واقعات پر ایک پرکیف مضمون قلمبند فرمایا ہے مجلس میلاد شریف مع تمام لوازمات کے قرآن وحدیث واقوال علماء سے ثبوت دیا ہے جسکو دیکھ کر کسی کو مجال انکار نہیں ہو سکتا آٹھ آیتیں قرآن پاک کی انبیاء کرام کیلئے علم غیب کے ثبوت میں مع عبارات تفاسیر تحریر فرمائی ہیں جن آیات سے بظاہر غیر خدا سے نفی علم غیب ہوتی ہے۔ اسکا اصولی جواب دیا ہے۔ غرضیکہ حضرت مولانا نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اور وہ علمی تحقیقات پیش فرمائی ہیں جن سے ابتک، نہ آنکھیں واقف تھیں نہ کان آشنا تھے۔ ضرور ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی پرچہ ۲ر اور مہربانی فرما کر اس رسالہ کی خود خریداری فرمایئے۔ اور دوسرونکو بھی خریدار بنایئے کہ الدال علی الخیر کفاعلہ جو حضرات مسائل دین سے دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان کے مفصل پتہ ہمیں ارسال فرمائیے۔ ہر ناظر رسالہ کا فرض ہے۔ کہ وہ اسکی توسیع اشاعت میں کوشش کرے

ہمیں رسالہ **مظہر حق** امرتسر اور اپنے ٹریکٹوں کیلئے ہر جگہ ان ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو حنفی اہلسنت والجماعت ہوں اور مذہبی تبلیغ سے خاص دلچسپی رکھتے ہوں۔ وہ ہم سے یہ ٹریکٹ اور رسالے باقاعدہ حسب ضرورت منگواتے رہیں۔ اور پوری کوشش سے انکو فروخت کرتے رہیں۔ اور صرف مذہبی تبلیغ کو مدنظر رکھ کر اس کام کو کریں۔ ہم اس رسالہ کو از روئے تجارت شائع نہیں کرتے بلکہ صرف مذہبی تبلیغ مدنظر ہے جو صاحب ثروت اصحاب اس سلسلہ میں ہماری مالی امداد فرمادیں گے نہائت شکریہ کے ساتھ لے کر اسی کام پر خرچ کی جاوے گی۔ اور بعض ٹریکٹ جن کا شائع کرنا نہائت ضروری ہوگا مفت تقسیم کئے جاویں گے۔

ملنے کا پتہ :۔ دفتر رسالہ مظہر حق ہال بازار امرتسر